



NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed

(Bi-Annual)

Languages: Urdu, Arabic and English

pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349

<https://nuqtahjts.com/index.php/njts>

Published By:

Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.

Email: editor@nuqtahjts.com

احادیث کے مابین رفع تعارض کے فقہی مناجح کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

A Comparative and Analytical Study of Jurisprudential Methods for Resolving Conflicts between Hadiths

Zafarullah Aziz

PhD scholar, Institute of Islamic Studies, University of Punjab Lahore

Email: hafizzafar331@gmail.com

Dr Hafiz Hassan Madni

Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of Punjab Lahore

Email: drhhasan.is@pu.edu.pk



Published online: 30 June 2025

View this issue



Complete Guidelines and Publication details can be found at:

<https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics>

احادیث کے مابین رفع تعارض کے فقہی منابع کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

A Comparative and Analytical Study of Jurisprudential Methods for Resolving Conflicts between Hadiths

ABSTRACT

This study explores various methodologies employed by scholars, hadith experts, jurists of opinion, and legal theorists to resolve conflicts in hadith. Due to differing opinions among scholars, there are several prominent methodologies, including those of the hadith scholars, Hanafi scholars, and the majority of scholars. The study first presents the arguments of these methodologies and then offers a comparative analysis. The methodologies for resolving apparent conflicts and discrepancies in hadith can be categorized into two main approaches: the methodology of the hadith scholars and that of the jurists of opinion. For the hadith scholars, the approach involves finding a way to act upon both conflicting hadiths, as adhering to both is preferable to dismissing one. This is known as reconciliation or application. If reconciliation is not possible, the earlier hadith may be considered abrogated in favor of the later one. If this approach is also not feasible, reasons for preference are sought to determine which hadith should be followed. If none of these methods work, suspension is practiced. In the Hanafi methodology, if both hadiths are of equal rank, one is considered earlier and the other later, and the method of abrogation is applied. If the historical context is unknown, reasons for preference are sought to determine which hadith is preferable. If neither historical context nor reasons for preference are available, reconciliation is pursued. If none of these methods are possible, the weaker evidence is abandoned in favor of a lesser degree of evidence.

رفع تعارض میں اہل علم، محدثین، اہل الرائے اور اصولیین کے کیا منابع ہیں؟ اس بارے میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے مختلف فقہی منابع ہیں۔ جن میں سے زیادہ مشہور محدثین کا منسج، حنفیہ کا منسج، اور جمہور علماء کا منسج ہے۔ سب سے پہلے ان تینوں منابع کے دلائل ذکر کیے جائیں گے۔ اس کے بعد ان دلائل کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ احادیث میں ظاہری تعارض اور اختلاف کو دور کرنے کے لیے اہل علم محدثین اور اصولیین نے جو منابع اختیار کیے ہیں، ہم انہیں دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ منسج فقہاء اہل حدیث اور منسج فقہاء اہل الرائے۔

منسج فقہاء اہل حدیث سے مراد محدثین کرام اور فقہاء عظام ہیں۔ باہم متعارض احادیث کے رفع تعارض اور اختلاف پر محدثین، اصولیین اور فقہاء عظام کا منسج ہے کہ کوئی ایسا راستہ اپنایا جائے جس سے دونوں احادیث پر عمل ہو سکے۔ 1۔ کیوں کہ دونوں احادیث پر عمل پیرا ہونا کسی ایک حدیث کو مہل قرار دینے سے بہتر ہے۔ اس درمیانی راستے کو محدثین کی اصطلاح میں "جمع بین الاحادیث" تطبيق اور توفیق کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر تطبيق ممکن نہ ہو تو تاریخ معلوم کر کے مقدم کو منسون اور متاخر کو ناسخ قرار دے کر ناسخ پر عمل کیا جائے گا۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو وجودہ ترجیح تلاش کی جائیں گی، ایک کو راجح اور دوسرے کو مرجوح قرار دیا جائے گا، اگر تینوں مذکورہ صور میں سے کوئی بھی ممکن نہ ہو تو "توقف" کیا جائے گا۔

متعارض احادیث کے رفع تعارض پر حنفیہ کا منسج ترجیح کا ہے، اگر دونوں احادیث رتبے میں ایک جیسی ہوں تو ایک حدیث کو مقدم اور دوسری کو متاخر مان کر ناسخ و منسون کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو وجودہ ترجیح تلاش کر کے راجح یا مرجوح قرار دیا جائے گا۔ اگر تاریخ اور وجودہ ترجیح معلوم نہ ہو تو ان میں جو و تطبيق کا راستہ اختیار کیا جائے گا۔ اگر کوئی صورت بھی ممکن نہ ہو تو "اذا نعارض تساقتاً" پر عمل کرتے ہوئے اس سے کم درجے کی دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا²۔

محدثین کا موقف:

محدثین کا نہ ہب جمہور فقہاء کی طرح محدثین نے بھی اجتہاد سے کام لیتے ہوئے رفع تعارض کے حکم کو بیان کیا ہے۔ اس مذهب میں مالکی، شافعی اور حنبلی مسالک میں سے بعض محدثین اور اصولیین مثلاً حافظ ابن حجر عسقلانی، امام غزالی، ابن قدامة، امام شیرازی، ابن نجاش الفتوحی امام شاطبی اور امام الباجی مالکی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے نزدیک اگر دو دلائل میں تعارض واقع ہو جائے تو سب سے پہلے متعارض دلائل کو جمع کیا جائے گا۔ جو و تطبيق ممکن نہ ہو تو پھر تاریخ معلوم کر کے تعارض رفع کیا جائے گا۔ تاریخ معلوم نہ ہونے کی صورت میں ترجیح دی جائے گی۔ اگر ترجیح دینا بھی ممکن نہ ہو تو پھر توقف کیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے بارے میں کوئی اور دلیل مل جائے۔

ابن حزم الظہری کا موقف

ابن حزم الظہری بھی جمہور علماء کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں "إذا تعارض الحديثان أو الآيات أو أية وحديث ففرض على كل مسلم استعمال كل ذلك، لأنه ليس بعض ذلك أولى من بعض، ولا حديث بأوجب من حديث آخر ، ولا آية بأولى بالطاعة لها من آية أخرى، وكل من عند الله عز وجل، وكل سواء في باب وجوب الطاعة"³۔

جب دو احادیث یادو آیت یا ایک آیت اور ایک حدیث کے درمیان تعارض پیدا ہو جائے توہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہہر دلیل پر عمل کرے، کیونکہ کوئی بھی دلیل دوسری دلیل سے بہتر نہیں ہے۔ اور کوئی حدیث دوسری حدیث سے افضل نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی آیت اطاعت کے اعتبار سے دوسری آیت سے اعلیٰ ہے، ہر ایک اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ اور تمام اطاعت کے اعتبار سے برابر ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی کاموقف:

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں

فصار ما ظاهره التعارض واقعاً على هذا الترتيب الجمجم إن أمكن. فاعتبار الناسخ والمنسوخ. فالترجح إن تعین. ثم التوقف عن العمل بأحد الحديثين⁴. دلائل میں واقع ہونے والے ظاہر تعارض کو اس ترتیب پر رفع کیا جائے گا: سب سے پہلے جمع ہے اگر ممکن ہو، پھر ناسخ و منسوخ کا اعتبار کیا جائے گا، پھر ترجیح دی جائے گی اگر کوئی وجہ ترجیح متعین ہو جائے۔ پھر دونوں حدیثوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا۔

امام شوکانی کاموقف:

"وَمِنْ شُرُوطِ الترجيحِ الَّتِي لَا بُدُّ مِنْ اعْتِبَارِهَا أَنْ لَا يُمْكِنُ الْجُمُعُ بَيْنَ الْمُتَعَارِضِينَ بِوَجْهِ مُقْبُولٍ، فَإِنْ أَمْكَنَ

ذلِكَ تَعْيِنُ الْمَصِيرَ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجُزْ الْمَصِيرَ إِلَى الترجيح"-⁵

ترجیح کی شرائط میں سے ایک اہم شرط یہ ہے کہ متعارض دلائل کو کسی بھی مقبول وجہ کے ذریعے جمع کرنا ممکن نہ ہو۔ کیوں کہ اگر جمع کرنا ممکن ہو جائے تو پھر جمع کی طرف ہی رجوع کیا جائے گا اور ایسی صورت میں ترجیح کی طرف جانا جائز نہیں ہو گا۔

امام غزالی کاموقف:

امام غزالی بھی اس طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ان عجزنا عن الجمع وعن معرفة المتقدم والمتاخر، رجحنا واخذنا بالأخقى"⁶۔ اگر ہم (اولاً متعارض دلائل کو) جمع نہ کر سکیں اور پھر متقدم و متأخر کی معرفت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے نجح بھی نہ کر سکیں، تو پھر ہم ترجیح دیں گے اور قوی دلیل پر عمل کریں گے۔

امام شیرازی کاموقف:

"إِذَا تَعَارَضَ خَبَرَانِ، فَنَنْظِرْ فِيهِمَا، فَإِنْ أَمْكَنَ الْجُمُعُ بَيْنَهُمَا وَتَرْتِيبُ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ وَجْبُ الْجُمُعِ، وَإِنْ لَمْ يُمْكِنُ الْجُمُعُ بَيْنَهُمَا وَأَمْكَنَ نَسْخَ أَحَدِهِمَا بِالْآخَرِ وَجْبُ النَّسْخِ، وَإِنْ لَمْ يُمْكِنَ ذَلِكَ وَجْبُ الرَّجُوعِ إِلَى وَجْهِهِ مِنْ وَجْهِهِ التَّرْجِيْحُ"⁷۔ جب دو احادیث کے درمیان تعارض واقع ہو جائے تو اس میں غور فکر کیا جائے گا، اگر ان دونوں کو جمع کرنا ممکن ہو اور ایک کو دوسری کے ساتھ ترتیب دینا ممکن ہو تو دونوں کو جمع کرنا واجب ہو گا۔ اور اگر جمع کرنا ممکن نہ ہو، لیکن ایک حدیث کے ذریعے دوسری کو منسوخ کرنا ممکن ہو تو نجح واجب ہو گا۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو وجوہ ترجیح میں سے کسی ایک کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ مذکورہ اقوال کی روشنی میں جمہور محدثین کے نزدیک متعارض دلائل سے رفع تعارض کے اصول اور نتیجہ کی درج ذیل ترتیب ہے۔

جمع و تطبيق:

سب سے پہلے دونوں متعارض دلائل کو جمع کرنے کی حق الامکان کوشش کی جائے گی۔

نجح:

اگر جمع کرنا ممکن نہ ہو تو تاریخ معلوم ہونے پر متأخر دلیل ناسخ اور متقدم دلیل منسوخ ہو جائے گی۔

ترجیح:

اگر تاریخ بھی معلوم نہ ہو سکے تو قوی دلیل کو ترجیح دی جائے گی اور راجح دلیل پر عمل کیا جائے گا۔

توقف:

اگر یہ سب کچھ مشکل ہو جائے تو پھر "توقف" کیا جائے گا اور متعارض دلائل کے ساقط ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ دلائل کے درمیان رفع تعارض کے لیے علماء کے یہ مشہور منابع دستیاب ہیں، ان کے علاوہ اور کہی منابع موجود ہیں لیکن وہ غیر مشہور ہیں اب ان مذاہب کے دلائل کا تقدیمی جائزہ لیا جائے گا اور آخر میں راجح ترین قول اور رائے کو پیش کیا جائے گا۔

جمهور علماء کا منسج اور دلائل:

تطبیق کے پہلے موقف کے قائل اکثر جمہور علماء ہیں جن میں سوائے حنفیہ کے تمام فقهائے مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ اور ظاہریہ شامل ہیں۔ جن میں سے علامہ ابن سکنی الشافعی، ابن حزم الطاہری، امام الشوكانی، امام بیضاوی اور علامہ السنوی شافعی وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ اس مذهب کے اصول و منسج کیوضاحت مندرجہ ذیل اقوال سے ہو جاتی ہے۔

ابن حزم الطاہری کا موقف:

ابن حزم الطاہری بھی جمہور علماء کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں "إذا تعارض الحديثان أو الآياتان أو آية وحديث ففرض على كل مسلم استعمال كل ذلك، لأنه ليس بعض ذلك أولى من بعض، ولا حديث بأوجب من حديث آخر ، ولا آية بأولى بالطاعة لها من آية أخرى، وكل من عند الله عز وجل، وكل سواء في باب وجوب الطاعة" ⁸۔

جب وادحادیث یادوآیات یا ایک آیت اور ایک حدیث کے درمیان تعارض پیدا ہو جائے تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ہر دلیل پر عمل کرے، کیونکہ کوئی بھی دوسری دلیل سے بہتر نہیں ہے۔ اور کوئی حدیث دوسری حدیث سے افضل نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی آیت اطاعت کے اعتبار سے دوسری آیت سے اعلیٰ ہے، ہر ایک اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ اور تمام اطاعت کے اعتبار سے برابر ہیں۔

امام شوکانی کا موقف:

"ومن شروط الترجيح التي لا بد من اعتبارها أن لا يمكن الجمع بين المتعارضين بوجه مقبول، فإن أمكن ذلك تعين المصير إليه ولم يجز المصير إلى الترجيح" ⁹۔

ترجیح کی شرائط میں سے ایک اہم شرط یہ ہے کہ متعارض دلائل کو کسی بھی مقبول وجہ کے ذریعے جمع کرنا ممکن نہ ہو۔ کیوں کہ اگر جمع کرنا ممکن ہو جائے تو پھر جمع کی طرف ہی رجوع کیا جائے گا اور ایسی صورت میں ترجیح کی طرف جانا جائز نہیں ہو گا۔

امام بیضاوی کا موقف:

امام بیضاوی متعارضہ دلائل کو جمع کرنے کے حوالے سے لکھتے ہیں "إذا تعارض نصان فالعمل بهما من وجه أولى" ¹⁰۔ اور جب دونوں متعارض ہوں تو دونوں کو جمع کر کے ان پر عمل کرنا زیادہ اولی ہے۔

علامہ ابن سکنی الشافعی کا موقف:

"وصحح ان العمل بالمتعارضين ولو من وجه أولى وهذا إنما يكون بعد الجمع بينهما، لا كونهما متعارضين، ولو معبقاء التعارض بينهما، فإنه غير ممكن، إذ لم يقل به أحد من الأصوليين فيما أعلم، فإن تعذر أي ما تقدم من الجمع والترجيح وعلم المتأخر فهو ناسخ، وإلا يعلم المتأخر منهما رجع إلى غيرهما" ¹¹۔

اور صحیح بات یہ ہے کہ دونوں متعارض دلائل پر عمل کرنا ہی زیادہ بہتر ہے اگرچہ کسی وجہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور دونوں دلائل کو جمع کرنے کے بعد ہی عمل ہو سکتا ہے نہ کہ صرف دونوں دلائل کے متعارض ہونے کی بنابری۔ اور اگر دلائل کے درمیان تعارض باقی ہونے کے باوجود عمل کیا جائے تو یہ ناممکن ہے، کیوں کہ اصولیین میں سے کسی سے بھی ایسا قول معروف نہیں ہے۔ لہذا اگر جمع اور ترجیح دونوں ناممکن ہوں اور متأخر کا علم ہو جائے تو وہ ناجائز ہو گا۔ اور اگر متأخر کا علم بھی نہ ہو سکے تو ان دونوں کے علاوہ کسی اور دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

محمد ابراہیم الحفنوی کی رائے:

محمد ابراہیم الحفنوی رفع تعارض میں جمہور علماء کے منسج کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اولاً: الجمع بین المتعارضین بایی نوع من أنواع الجمع. حيث أن العمل بهما ولو من وجه أولى من اسقاط أحدهما بالكلية۔

ثانياً: الترجيح أي تفضيل أحدهما على معارضة الآخر. وذلك عند تعذر الجمع بين المعارضين.

ثالثاً: إن تعذر على المجتهد الجمع والترجح ينظر في تاريخ الدليلين المعارضين فإن عرفة فإنه حينئذ ينسخ المتأخر المقدم.

رابعاً: الحكم بسقوط الدليلين المعارضين عند تعذر معرفة التاريخ، أو عند العلم بتقارن الدليلين. مع عدم إمكان الجمع والترجح، ثم بعد ذلك يكون الرجوع إلى البراءة الأصلية¹².

أول: معارض دلائل كوجع کی انواع میں سے کسی نوع کے ساتھ اس طرح جمع کیا جائے گا کہ دونوں دلیلوں پر عمل ہو جائے اگرچہ وہ عمل کسی وجہ ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ دونوں پر عمل کرنا کسی ایک دلیل کو کلی طور پر ساقط کرنے سے بہتر ہے۔

دوم: ترجیح دینا، یعنی کسی ایک دلیل کو دوسرا دلیل پر فوقيت دینا اور جب معارض دلائل کوجع کرنا مشکل ہو جائے، تب یہ ترجیح دی جائے گی۔

سوم: نجح کرنا، یعنی اگر مجتهد کے لیے جمع اور ترجیح ممکن نہ رہے تو وہ دونوں دلیلوں کی تاریخ میں غور و فکر کرے گا، اگر تاریخ معلوم ہو جائے تو مبتدا خود دلیل، مقدم کے لیے ناجائز جائے گی۔

چہارم: سقوط دلیلين کا حکم، یعنی جب معارض دلائل کی تاریخ کا علم بھی نہ ہو سکے اور نہ ہی جمع و ترجیح ممکن ہو تو دونوں دلیلوں کے سقوط کا حکم لگایا جائے گا۔ پھر اس کے بعد برآت اصلیہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ مذکورہ بالاقوال کی روشنی میں جمہور علماء کے نزدیک رفع تعارض کے طرق کی ترتیب مندرجہ ذیل ہوگی۔

جمع و تطبيق:

سب سے پہلے دو معارض دلائل کو جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی کیوں کہ دونوں دلائل پر عمل کرنا ان میں سے کسی ایک کو ساقط کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ دلائل کے اعتبار سے اصل چیز اعمال (یعنی دونوں دلائل پر عمل کرنا) ہے۔ اور اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ دونوں معارض دلائل عام ہوں یا خاص، یا ایک دلیل عام ہو اور دوسرا خاص ہو۔

ترجیح:

ایک دلیل کو دوسرا پر ترجیح دی جائے گی، یعنی اگر معارض دلائل کو جمع کرنا ممکن نہ ہو تو اگر ترجیح کے اسباب میں سے کوئی سبب پایا جائے تو مجہد ایک دلیل پر ترجیح دے گا۔ ترجیح کے اسباب کثیر ہیں۔ علامہ سیوطی نے ترجیح کی سات اقسام بیان کی ہیں اور پھر ہر نوع کے تحت کئی وجوہ کا لذت کرہ کیا ہے۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

1 - راوی کی حالت کے اعتبار سے ترجیح دینا

2 - حدیث لینے کے اعتبار سے ترجیح دینا

3 - روایت کی کیفیت و حالت کے اعتبار سے ترجیح دینا

4 - خبر کے الفاظ کے اعتبار سے ترجیح دینا

5 - حکم کے اعتبار سے ترجیح دینا

6 - خارجی امور کے اعتبار سے ترجیح دینا وغیرہ۔

نحو:

اگر دو دلائل کو جمع کرنا اور کسی ایک کو ترجیح دینا بھی ممکن نہ ہو تو مجہد ان کی تاریخ میں غور و فکر کرے گا، اگر تاریخ معلوم ہو جائے تو متاخر دلیل کے ذریعے معتقد دلیل کو منسوخ کر دیا جائے گا، کیونکہ وہ ذات جو شارع اور علیم و حکیم ہے اس کی جانب سے (بظاہر متعارض) دونوں دلائل کو ایک ہی وقت میں رد کرنا ممکن نہیں۔

تساقط:

دلیلین یعنی دونوں طرف کے متعارض دلائل کے ساقط ہو جانے کا حکم لگا دینا۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب جمع، ترجیح اور رجحان مشکل ہو جائے تو دونوں دلیلوں پر عمل ترک کر دیا جائے گا۔ اور ان کے علاوہ دیگر دلائل میں سے کسی دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اگر ادنیٰ دلیل مل جائے تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ بصورت دیگر برآت اصلیہ کا حکم لگایا جائے گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ گویا کہ دونوں دلائل موجود ہی نہیں ہیں۔ بعض علماء سقوط کی بجائے تختیر کے قائل ہیں۔

امام سکنی الشافعی کا موقف:

"وذهب بعض العلماء إلى التخيير بدل السقوط إن كان الدليلان مما يمكن فيه التخيير، وإلا

يحكم بالسقوط والبراءة الأصلية"¹³۔

بعض علماء سقوط کی بجائے تختیر کے قائل ہیں، بشرطیہ کہ دونوں دلائل ایسے ہوں جن میں تختیر ممکن ہو، ورنہ دونوں کے سقوط کا حکم لگایا جائے گا اور برآت اصلیہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

مثالیں:

جمہور علماء کے منہج کے مطابق متعارض دلائل کے درمیان تعارض کو رفع کرتے ہوئے مندرجہ ذیل چند روایات کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔
پہلی مثال: ان النبی قال لا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ببیول ولا غائط¹⁴۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم قضاۓ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پشت کر کے بیٹھو۔ یہ حدیث قولی مندرجہ ذیل فعلی حدیث کے ساتھ متعارض ہے۔ "قال عبد الله ولقد رقيت على ظهر بيت فرأيت رسول الله الا الله قاعدا على لبنتين مستقبلا بيت المقدس لحاجته"¹⁵۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے گھر کے پیچھے جھانک کر دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضاۓ حاجت کے لیے دو پتھروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور رخ بیت المقدس کی جانب ہے۔ یہ دونوں احادیث باہم متعارض ہیں، علماء کرام نے دونوں کو جمع کرتے ہوئے تعارض کو اس طرح دو کیا ہے کہ قبلہ کی طرف استقبال و استدار بارے جو نبی ہے اس کو ایسی صورت پر محمول کیا ہے جب کوئی کسی صحر اور کھلے میدان میں ہو۔ اور وہ حدیث جس میں استقبال قبلہ اور استدار کے جواز کا حکم ہے اس کو ایسی صورت پر محمول کیا ہے جب کوئی گھر یا چار دیواری میں ہو، تو سوچت ایسا کہ ناجائز ہو گا۔

دوسری مثال:

الله تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے

"فُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ حَنْتِرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ¹⁶ آپ ﷺ فرمادیں میں نہیں پاتا اس (کتاب) میں جو میری طرف وحی کی لگتی ہے کوئی چیز حرام کھانے والے پر جو کھاتا ہے مگر یہ کہ مردار ہو یا (رگوں کا) بہتا ہو اخون یا سور کا گوشت کیونکہ وہ سخت گندہ ہے) اس آیت کے معارض مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

"أَنَّهُ نَهِيَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابِ مِنِ السَّبَاعِ، وَكُلِّ ذِي مَخْلَبِ مِنِ الطَّيْرِ"¹⁷۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہر داڑھوں والے درندے اور ہر پنجوں والے شکاری پرنے کے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مذکورہ آیت صرف ان چیزوں کی حرمت پر دلالت کرتی ہے جو اس میں مذکور ہیں، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے علاوہ ہر چیز حلال ہے۔ جس میں تمام درندے اور شکاری پرنے بھی شامل ہیں۔ جبکہ حدیث میں ان کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ لہذا دونوں دلائل باہم متعارض ہوئے۔ اکثر علماء حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کو آیت پر مقدم کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ آیت کے عموم سے حدیث میں مذکورہ چیزوں کو خاص کر کے مستثنی کر دیا گیا ہے¹⁸۔

بعض علماء نے بظاہر متعارض دلائل میں تطبیق دیتے ہوئے نہایت حکیمانہ انداز میں ان کے درمیان جمع و موافقت پیدا کی ہے۔ ان کے نزدیک آیت مبارکہ کو حالت موجودہ (یعنی نزول آیت کے وقت) پر محول کیا گیا ہے۔ یعنی فرمان باری تعالیٰ کا مطلب یہ ہے: اے محمد ﷺ! آپ لوگوں سے فرمادیں کہ اس وقت میں کھانے کی کوئی چیز حرام نہیں پتا، سو اے ان کے جن کا واحش طور پر ذکر کیا جا چکا ہے۔ "بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ پر وحی فرمائی اور ان کے ذریعے امت کو یہ اطلاع دی کہ: ہر وہ درندہ جو کلپیوں سے شکار کرتا ہے اور ہر وہ پرندہ جو پنجوں سے شکار کرتا ہے، وہ بھی حرام ہے۔" ایوں ان دونوں دلائل کو ایک ساتھ قبل عمل بناتے ہوئے اس انداز سے تطبیق دی گئی کہ نہ آیت کی دلالت متروک ہو، نہ حدیث کی جیت میں خلل آئے، اور دونوں دلائل اپنی جگہ پر حفظ اور مربوط رہیں۔¹⁹

علماء حفییہ کا مذہب اور دلائل:

تفہمیے حفییہ اس بارے میں زیادہ زور دیتے ہیں کہ ترجیح کو جمع و تطبیق پر مقدم کیا جائے گا۔ ان کے دلائل میں سے اہم دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

چہلہ دلائل:

تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ تعارض کے وقت راجح کو مرجوح پر مقدم کیا جائے گا۔ مرجوح کو راجح پر ترجیح دینا یا مرجوح اور راجح دونوں کو مساوی رکھنا ممتنع ہے۔

دوسری دلائل:

اس بات پر اجماع کے منعقد ہونے کا کسی ایک نے بھی ذکر نہیں کیا کہ جمع و تطبیق کو ترجیح پر مقدم کیا جائے گا²⁰۔

تیری دلائل:

صحابہ کرام کو جب دو حدیثوں کے درمیان ایک دلائل پیدا ہوتا تو وہ ترجیح کی جانب ہی رجوع کیا کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے التقائے ختانان کے وقت غسل کے واجب ہو جانے کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث "إذا التقى الختانان فقد وجوب الغسل"²¹ کو حضرت ابو ہریرہ کی حدیث "إنما الماء من الماء"²² پر ترجیح دی ہے۔

1 - دو متعارض احادیث کے رفع تعارض پر اختلاف کا منہج مندرجہ ذیل ہے۔

2 - اگر دونوں احادیث رہتے ہیں ایک جیسی ہوں تو ایک حدیث کو متفق اور دوسرا کو متناخمن کرنا سخ و منسوخ کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

3 - تاریخ معلوم نہ ہو تو وجہ ترجیح تلاش کر کے راجح و مرجوح قرار دیا جائے گا۔

4 - اگر تاریخ اور وجہ ترجیح معلوم نہ ہو تو ان میں جمع و تطبیق کا راستہ اختیار کیا جائے گا۔

5 - اگر کوئی صورت بھی ممکن نہ ہو تو "إذا تعارض تساقطا" پر عمل کرتے ہوئے اس سے کم درجے کی دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

علامہ محب اللہ حفییہ باری گا موقف:

و حکمہ النسخ ان علم المتقدم والا فالترجیح ان امکنو الافال جمع بقدر الامکان و ان لم يمكنتساقتا²³۔

متعارض احادیث کا حکم یہ ہے، اگر متقدم معلوم ہو تو نسخ ورنہ ترجیح کے قاعدے پر عمل کیا جائے گا۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جمع و تطیق پر عمل کیا جائے گا اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دونوں احادیث ساقط العمل ہوں گی اور اس سے کم درجے کی دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ دونوں متعارض احادیث و روایات کی صورت میں فقہاء اور احتاف، اصولیین ان اصولوں کو مندرجہ ذیل ترتیب سے استعمال کرتے ہیں۔

-1	نسخ
-2	ترجیح
-3	جمع ²⁴
-4	توقف

نص کے علاوہ دونوں دلیلوں میں تعارض کی صوت میں گر تعارض نص کے علاوہ دیگر دلائل میں پایا جائے تو اس وقت فقہاء احتاف کے ہاں ان اصولوں کی ترتیب مندرجہ ذیل ہو گی۔

- 1- قیاس کو تقویت دینے والی کسیدہ دلیل کے ساتھ قیاس کو اختیار کیا جائے گا۔
- 2- مجتهد جو غور و خوض کرنے کے بعد جس اصول کو بہتر سمجھے گا اختیار کرے گا۔²⁵
- 3- علماء حنفیہ کا مذہب، احتاف کے مذہب میں جبہر علماء حنفیہ مثلاً امام ابو حنیفہ، امام یوسف، امام محمد، امام صدر الشریعہ، امام ابن الحمام، امام طحاوی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے نزدیک دونوں دلیلوں میں بظاہر تعارض نظر آئے تو سب سے پہلے تاریخ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

امام صدر الشریعہ صاحب التوضیح کا موقف:

اسی منیج کو امام صدر الشریعہ نے التوضیح میں اس طرح ذکر کیا ہے۔ "فإن علم التاريخ يكون المتأخر ناسخاً للمتقدم وإلا يطلب المخلص أي يدفع المعارضة ويجمع بينهما ما أمكن ويسعى عملاً بالشهرين فإن تيسر فيها وإلا يترك ويصار من الكتاب إلى السنة ومنها إلى الفياس وأقوال الصحابة رضي الله تعالى عنهم إن أمكن ذلك وإنما يجب تقرير الأصل".²⁶

اگر تاریخ معلوم ہو جائے تو بعد والی دلیل پہلی دلیل کے لیے ناسخ ہو جائے گی، ورنہ تعارض کو رفع کرنے کے لیے جہاں تک ممکن ہو سکے دونوں دلائل میں جمع کیا جائے گا اور اس جمع کو عمل باشبیب کا نام دیا جائے گا بشرط یہ کہ ایسا کرنا آسان ہو، ورنہ ان پر عمل کو ترک کر دیا جائے گا اور اگر کتاب اللہ میں تعارض ہو تو سنت رسول ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے گا، اگر سنت رسول ﷺ میں تعارض ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکے قیاس یا اقوال صحابہؓ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ ورنہ تقریر اصول واجب ہو گا۔ (یعنی برآت اصلیہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اور اصل کا حکم لگا کیا جائے گا)۔

امام ابن ہمام کا موقف:

امام ابن ہمام بھی صاحب التوضیح کے ساتھ متفق ہوتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حکمة النسخ ان علم المتأخر والا فالتجريح نہ الجمع والا تركا الى ما دونهما على الترتيب.²⁷

تعارض کا حکم یہ ہے کہ اگر متاخر معلوم ہو جائے منسون پر عمل کیا جائے گا، ورنہ ترجیح دی جائے گی اور پھر جمع کیا جائے گا، ورنہ دونوں دلیلوں پر عمل ترک کر کے بالترتیب ادنیٰ دلائل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ پہلے ذکر کیے گئے اقوال کی روشنی میں علماء حنفیہ کے اصول اور منیج و اسلوب کی ترتیب حسب ذیل کی طرح ہو گی۔

نحو - 1

حنفیہ کے نزدیک رفع تعارض کا پہلا اصول نہ ہے، یعنی جب دو دلائل کے درمیان تعارض واقع ہو جائے تو ان کی تاریخ میں غور و فکر کیا جائے گا، اگر ان کی تاریخ معلوم ہو جائے تو متأخر دلیل مقتدر دلیل کی ناخ ہو گی۔ بشرطیہ کہ دونوں متعارض دلیلیں قوت میں برابر ہوں²⁸۔

ترجیح: - 2

اگر تاریخ معلوم نہ ہو سکے تو پھر ترجیح کی وجہات میں غور و فکر کیا جائے گا، اگر کسی دلیل میں کوئی فضیلت یا ترجیح کا کوئی سبب پایا جائے تو ان حجج دلیل کو مر جو حجج دلیل پر فوقیت دی جائے گی۔ خواہ وہ فضیلت و صفات کے اعتبار سے ہو (مثلاً اس روایت کا راوی فقیہ ہو) یا وہ فضیلت کسی اور اعتبار سے ہو (مثلاً ایک خبر متواتر ہو اور دوسری خبر واحد ہو)۔

جمع و تلقیق: - 3

اور اگر (وجہ ترجیح) بھی نہ معلوم ہو اور نہ ہی تاریخ معلوم ہو سکے تو دونوں کو جمع کیا جائے گا۔ کیونکہ دو دلیلیں جن میں سے کسی ایک کو دوسری پر کوئی فضیلت نہیں ان کو جمع کر کے دونوں پر عمل کر لینا افضل ہے جبکہ اس کے کہ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو ترک کر دیا جائے۔

تساقط دلیلیں:

اگر من کو رہ بالا تمام طریقے (نحو، ترجیح اور جمع) پر عمل ممکن نہ ہو سکے تو دونوں دلیلیں ساقط ہو جائیں گی اور ان پر عمل ترک کر دیا جائے گا اور پھر جو دلیل رتبہ کے اعتبار سے دونوں متعارض دلائل سے کم تراوادی ہو گی اس کی طرف استدلال کے لیے رجوع کیا جائے گا۔ جس کی صورتیں اس طرح ہوں گی۔

ادنی دلیل کی طرف رجوع کی صورتیں:

پہلی صورت

(تعارض و رجوع الی السنۃ) اگر دو آیات باہم متعارض ہوں تو ایسی صورت میں دونوں ساقط ہو جائیں گی اور جو دلیل ان سے کم درجہ کی ہو گی (یعنی سنت رسول ﷺ)، تو اس پر عمل کیا جائے گا۔

مثال:

اللَّهُ تَعَالَى كَأَرْشَادَكُمْ أَنْ هُوَ فَاعِزٌ وَّمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ²⁹۔ جبکہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا "إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَامْسَأْمُعُوا لَهُ وَأَنْصِثُوا لَعَلَّكُمْ تُرْجِعُونَ"³⁰۔

پہلی آیت نماز میں مطلق قراءت کے فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ جبکہ دوسری آیت امام کے پیچھے قراءت کرنے کی بجائے مقتدی کے لیے خاموش رہنے پر دلالت کرتی ہے۔ ظاہری طور پر یہ دونوں آیات باہم متعارض ہیں لیکن جب ہم نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارک کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اس کی وضاحت مل جاتی ہے۔ "من کان له إمام فقراءة الإمام له قراءة"³¹ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قرأت ہو گی۔ اسی وجہ سے علمائے حنفیہ فرماتے ہیں کہ قراءت خلف الامام جائز نہیں، یعنی مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی قراءت کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری صورت:

(تعارض سنتین و رجوع الی القياس) اگر دو سنتیں باہم متعارض ہوں تو دونوں پر عمل ترک کر دیا جائے گا اور اس دلیل پر عمل کیا جائے گا جو ان دونوں سے ادنیٰ اور کم درجہ کی ہو گی، یعنی قیاس پر یا اقوال صحابہ پر عمل کیا جائے گا۔ قیاس کو مقدم کیا جائے یا اقوال صحابہ کو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

مثال:

رجوع الی القیاس وہ حدیث پاک جس کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کیا ہے "عن عبد الله بن عمرو، قال انکسفت الشمس على عهد رسول الله ، فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ، لم يكير ركع ، ثم ركع ، فلم يكير رفع ، ثم رفع فلم يكير سجد ، ثم سجد ، فلم يكير رفع ، ثم رفع ، فلم يكير سجد ، ثم سجد ، فلم يكير رفع ، ثم رفع ، وفعل في الركعة الأخرى مثل ذلك" ³².

عبد اللہ بن عمرؓ سے مردی ہے کہ آپ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے عهد مبارک میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ نے قیام فرمایا وہ قیام اتنا طویل تھا کہ آپ ﷺ کو رکوع کریں گے، پھر آپ نے رکوع کیا (اتنا طویل کہ آپ رکوع نہیں تھا کہ آپ سرا اٹھائیں گے، پھر آپ رکوع سے اٹھے (اتنا طویل قومہ کیا کہ لگتا تھا کہ آپ سجدہ نہیں کریں گے، پھر آپ نے سجدہ کیا، (اتنا طویل کہ سجدہ سے اٹھنے کا مکان نہیں تھا، پھر آپ نے سرا اٹھایا (اور اتنا طویل بیٹھے کہ دوسرے سجدے کا مکان نہ تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا) (اور وہ بھی اتنا طویل کہ مگماں تھا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی کیا۔ یعنی نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز ادا فرمائی جس کی دور کعین تھیں اور ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے تھے۔ اس حدیث سے علمائے حفییہ نے استدلال کیا ہے، لہذا ان کے نزدیک سورج گرہن کی نماز کی دور کعات ہیں اور ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں۔ جبکہ اس کے معارض وہ حدیث ہے جس کو حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ نے روایت کیا ہے

"عن ابن عباس وعائشة أنهمَا قالا كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما طويلاً نحو ما في سورة البقرة، ثم ركع ركوعاً طويلاً، ثم رفع رأسه فقام قياماً طويلاً وهو دون القيام الأول، ثم ركع ركوعاً طويلاً وهو دون الركوع الأول" ³³.

حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عهد میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے طویل قیام کیا جتنا کہ سورہ بقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے، پھر آپ نے طویل رکوع کیا، پھر اپنے سر کو اٹھایا اور طویل قیام کیا جو پہلے والے قیام سے کم طویل تھا، پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے والے رکوع سے کم طویل تھا۔ اس حدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے، لہذا ان کے نزدیک سورج گرہن کی نماز کی دور کعات ہیں اور ہر رکعت میں دور کوع اور دو سجدے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا احادیث متعارض ہونے کی وجہ سے ساقط ہو جائیں گی اور نماز کسوف کو باقی نمازوں پر قیاس کرتے ہوئے یہ حکم لگایا جائے گا کہ جس طرح تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہوتے ہیں اسی طرح صلاۃ الکسوف کی ہر رکعت میں بھی ایک رکوع اور دو سجدوں ہوں گے۔

مثال: رجوع الی قول الصحابی

وہ متعارض احادیث جن کے سقط کے بعد اقوال صحابہ کی طرف رجوع کیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

"عن عبد الله بن عمر: رأيت رسول الله إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حذو منكبيه إذا افتح الصلاة ، وإذا كبر للركوع، وإذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك أيضاً" ³⁴.

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مردی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو نماز شروع کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے، اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے تھے۔ اس کے معارض وہ حدیث مبارک ہے جس کو حضرت براء بن عازب نے روایت کیا ہے۔ وروی من طریق البراء بن عازب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا افتح الصلاة رفع يديه إلى قریب منأذنيه ثم لا يعود ³⁵۔

حضرت براء بن عازب سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ پنے دونوں گوش مبارک کے برابر اٹھاتے پھر دوبارہ رفع یدیں نہ فرماتے تھے۔

مذکورہ احادیث میں تعارض پایا جا رہا ہے۔ پہلی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یہین سنت ہے۔ جبکہ دوسری حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رفع یہین سنت نہیں ہے۔ رفع یہین کے بارے میں ان کے علاوہ اور کثیر تعداد میں احادیث موجود ہیں جن کے درمیان باہمی تعارض پایا جاتا ہے۔ الام شافعی رفع یہین کے قائل ہیں، جبکہ احناف کے نزدیک رفع یہین سنت نہیں ہے، ان کے نزدیک رفع یہین والی احادیث منسوب ہیں، کیوں کہ نبی کریم ﷺ پہلے رفع یہین فرمایا کرتے تھے پھر آپ نے ترک کر دیا۔ اور صحابہ کرام کی وہ جماعت جنہوں نے اس کو روایت کیا ہے انہوں نے بھی رفع یہین ترک کر دیا تھا جیسا کہ ان کے عمل سے ثابت ہے۔

قول صحابی سے استدلال:

مذکورہ بالا احادیث باہم متعارض ہونے کی وجہ سے ساقط ہو جائیں گی، لہذا ایسی صورت میں مابعد دلیل یعنی قول صحابی کی طرف رجوع کیا جائے گا، اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا مندرجہ ذیل قول ہے:

عن عبد الله بن مسعود بن مسعود قال: ألا أصلّى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً³⁶. حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آپؐ نے کہا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نمازوں پر حاوں، انہوں نے نمازوں پر جسی اور رفع یہین نہ کیا سوائے ایک مرتبہ۔ عقلی دلیل کے مطابق رفع یہین کے متعلق تمام روایات باہم متعارض ہونے کی وجہ سے رفع یہین کو ترک کر دینا یہی افضل ہے۔ کیوں کہ اگر رفع یہین ثابت بھی ہو تو وہ سنت کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اگر ثابت نہ ہو تو پھر وہ بدعت ہو گا۔ اور سنت پر عمل کرنے سے بدعت کو ترک کر دینا افضل ہے۔ کیوں کہ رفع یہین کے ثبوت کے باوجود اس کو ترک کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جبکہ عدم ثبوت کے باوجود رفع یہین کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ایسے عمل میں مشغول ہونا لازم آتا ہے جو عمل نمازوں سے نہیں ہے۔

تیری صورت:

(تعارض قیاسین اور رفع تعارض) اگر دو قیاسوں کے درمیان تعارض آجائے تو پھر دونوں قیاس ساقط نہیں ہوں گے بلکہ دونوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنا ہو گا۔ کیونکہ قیاس کے بعد کوئی ایسی جھٹ کیا جائے تو جس کی طرف رجوع کیا جائے۔ کسی ایک قیاس کو اختیار کیسے کیا جائے گا؟ اس کی دو حالتیں ہیں۔

پہلی حالت:

اگر دونوں قیاسوں میں سے کسی ایک میں کوئی وجہ ترجیح یا کوئی تفصیلات پائی جائے مثلاً وہ قیاس جس کی علت منصوص علیہ ہو وہ قطعی ہوتا ہے اور اس کے مقابلے میں ایسا قیاس جس کی علت منصوص علیہ نہ ہو وہ ظنی ہوتا ہے، تو قطعی قیاس کو ظنی قیاس پر ترجیح دی جائے گی۔ اسی طرح وہ قیاس جس کو قرآن و سنت سے اشادہ تائید حاصل ہو جائے تو اس قیاس کو دوسرے قیاس پر ترجیح دی جائے گی۔ اور راجح قیاس پر عمل کیا جائے گا اور مر جو ح قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

دوسری حالت:

اگر دونوں قیاسوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا ممکن نہ ہو تو پھر جمہور علماء کے نزدیک مجہد کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ کسی بھی ایک قیاس کو اختیار کر لے اور اس پر عمل کرے۔ جبکہ احناف کے نزدیک مجہد پہلے تحری (غور و فکر) کرے گا اور استثنائے قلب کے بعد کسی ایک قیاس کو اختیار کر کے اس پر عمل کرے گا۔ اگرچہ وہ غلطی پر ہو، کیونکہ مجہد اگر غلطی پر ہوت بھی اسے اجر دیا جاتا ہے۔

امام سرخی گا موقوف:

"وَإِن لَمْ يَجِدْ مَرْجِحاً فِي أَحَدِهِمَا ، فَإِنَّهُ يَكُونُ مُخِيَّراً فِي الْعَمَلِ بِأَيِّهِمَا شَاءَ ، وَإِنْ أَخْطَأَ فِيْهِ فَإِنَّهُ يَكُونُ مَعْذُورًا"³⁷.

اگر دونوں میں کوئی مرجح نہ پائے تو اسے (مجہد) کو اختیار ہے کہ ان میں سے جس پر چاہے عمل کر لے، اگرچہ وہ غلطی پر ہو۔ کیونکہ مجہد مر نوع القلم ہوتا ہے۔

مثال:

جب دو قیاس متعارض ہوں تو کسی ایک قیاس کا اختیاب اس کی مثال دو کپڑوں کا مسئلہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہوں جن میں سے ایک پاک ہو اور دوسرا ناپاک ہو۔ اور اسے معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون سا کپڑا پاک ہے اور کون سا ناپاک؟ اور نہ تو اس کے پاس کوئی اور پاک کپڑا ہو جس میں وہ نماز پڑھ سکے اور نہ ہی اس کے پاس پانی ہو جس سے وہ دونوں کپڑوں کو دھو سکے۔ تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ غور و خوض کرے۔ یعنی وہ دونوں قیاسوں میں غور و فکر کرے اور جس کپڑے پر اس کا دل مطمئن ہو جائے تو اسی کو اختیار کر لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بندہ مومن کو نور فرست عطا کر کھا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اتقوا فراسة المؤمن، فإنه ينظر بنور الله۔

یعنی مومن کی فرست سے بچو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

چوتھی صورت:

(براءت اصلیہ) جب دو آیات یا احادیث متعارض آجائیں اور مجتهد کو ان سے ادنیٰ اور کم تردیدیں نہ ملے، یا مل تو جائے لیکن وہ بھی متعارض ہو تو پھر برآت اصلیہ کا حکم لگایا جائے گا، یعنی دونوں متعارض دلیلیں ساقط ہو جائیں گی اور جو حکم دونوں دلائل کے وارد ہونے سے پہلے تھا اسی حکم پر عمل کیا جائے گا۔

مثال:

اس صورت کو سمجھنے کے لیے یہ مسئلہ ذکر کیا جاتا ہے کہ پالتوگدھے کا جو ٹھاپانی پاک ہے یا نجس؟ اور اگر اس پانی سے کوئی وضو کر لے تو اس کا وضورست ہو گا یا نہیں؟ اس مسئلہ میں ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے جن میں پالتوگدھوں کے گوشت کی حلت و حرمت کا ذکر آیا ہے، کیونکہ لعاب بھی گوشت سے ہی پیدا ہوتا ہے لہذا جو احادیث پالتوگدھوں کے گوشت کی حلت کے بارے میں ہیں وہ لازمی طور پر ان کے جو ٹھٹھے پانی کے پاک ہونے اور اس سے وضو کے صحیح ہونے پر بھی دلالت کرتی ہیں۔ اور جو احادیث ان کے گوشت کی حرمت کے بارے میں مردی ہیں وہ ان کے جو ٹھٹھے پانی کے نجس ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ غالب بن امیجبر سے مردی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میرے پاس ان گدھوں کے سوا کوئی ہاں نہیں بچا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کل مِنْ سَوْمِينَ مَالِكَ، وَأَطْعُمْ أَهْلَكَ³⁸۔ اپنے اس مال سے خود بھی کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا۔ یعنی آپ ﷺ نے غالب بن امیجبر کے لیے گدھوں کا گوشت مباح کیا۔ یہ روایت اس دوسری روایت کے مخالف ہے۔ حرمهہ فی یوم خیر لحوم الحمر الأهلیۃ³⁹ آپ ﷺ نے خیر کے دن پالتوگدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا۔ پہلی حدیث پالتوگدھے کے گوشت کی حلت پر اور اس کے جو ٹھٹھے پانی کی طہرات پر دلالت کرتی ہے اور دوسری حدیث اس کی حرمت پر اور لازمی طور پر اس کے جو ٹھٹھے کے جس ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ لعاب بھی گوشت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ لہذا یہ دونوں احادیث باہم متعارض ہیں، جب ہم آثار صحابہ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ (جن میں حضرت عبد اللہ بن عباس بھی شامل ہیں) نے پالتوگدھوں کے گوشت کی حلت اور اس کے جو ٹھٹھے کی طہرات کو اختیار کیا ہے۔ اور بعض صحابہ (جن میں حضرت عبد اللہ بن عمر بھی شامل ہیں) نے اس کے حرام ہونے اور اس کے جو ٹھٹھے کے ناپاک ہونے کو اختیار کیا ہے۔ جب آثار صحابہ بھی باہم متعارض ہیں تو پھر اصل پر حکم لگایا جائے گا اور "ابقاء ما كان على ما كان" کے قاعدے پر عمل کیا جائے گا۔⁴⁰ یعنی ان دلائل سے پہلے جو حکم تھا اسی پر عمل کیا جائے گا۔ لہذا پالتوگدھے کا جو ٹھاپانی بھی اپنی اصلی حالت پر باقی رہے گا اور اس پانی سے وضو کرنے والا بھی اپنی اصلی حالت پر قائم رہے گا۔ یعنی پانی پاک ہو گا کیونکہ وہ یقین طور پر پہلے پاک ہی تھا۔ لہذا اٹک کی وجہ سے اس کی یقینی طہرات زائل نہیں ہو گی۔ اور متوضی (وضو کرنے والا) بھی چونکہ اصل میں حدیث (بے وضو) تھا، لہذا وہ بھی اپنی اصلی حالت پر قائم (بے وضو) رہے گا۔ اور اس کا حدیث جو یقینی تھا وہ محض مخلوق پانی سے زائل نہیں ہو گا۔ اس لیے فہمائے کہا ہے کہ ایسے پانی سے وضو کرنے والا وہ وضو کے بعد تیم بھی کرے تاکہ حدیث کا فرع ہو نا اور نماز کا صحیح ہونا موکد ہو جائے۔

تینوں مذاہب کے دلائل کا تقابلی جائزہ:

جمہور علماء نے رفع تعارض میں اپنے اپنے وضع کردہ مناجع کو اختیار کرنے میں جن دلائل سے استدلال کیا ہے، ان میں سے اہم دلائل مندرجہ ذیل ذکر کیے جاتے ہیں۔

چهلہ دلیل:

دو متعارض دلیلیں ایسی دلیلیں ہوتی ہیں جن کو جمع کرنا اور ایک دلیل کی دوسرا دلیل پر بناء رکھنا ممکن ہوتا ہے، لہذا جمع و تطیق واجب ہو جاتی ہے۔

مثال: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک ہے "فَيَوْمَئِذٍ لَا يُشَأْلُ عَنْ ذَبِيْهِ إِنْسُنٌ وَلَا جَاهٌ⁴¹۔ اس روز کسی انسان اور جن سے اس کے گناہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔ یہ آبتد متعارض ہے دوسرا اس آیت کے ساتھ فُوڑَّلَكَ لَسْأَأَنْتُمْ أَجْعَنِ⁴²۔ آپ کے رب کی قسم! ان ہم سے پوچھیں گے۔

عبداللہ بن عباسؓ کا موقف:

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں "ان سے ایک مقام پر سوال کیا جائے گا اور دوسرے مقام پر سوال نہیں کیا جائے گا۔"⁴³ لہذا حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان دونوں آیات کے درمیان تعارض کے وجود کو محسوس کیا ہے اور دونوں کو جمع کرنے کی کوششی ہے۔ اور جمع و تطیق کو مقدم کیا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ جمع و تطیق کو دوسرے اصولوں پر مقدم کیا جائے گا۔

دوسرا دلیل:

ادله شرعیہ کے درمیان جمع و تطیق ایسا اصول ہے جو ان کو نقش اور عیب سے پاک کرتا ہے، کیونکہ دو متعارض دلائل جمع کے اصول کے ذریعے ہی ایک دوسرے کے موافق ہو سکتے ہیں اور دونوں پر عمل ممکن ہو سکتا ہے۔ بخلاف ترجیح کے، کیونکہ ترجیح سے دونوں فوائد بیک وقت حاصل نہیں ہو سکتے۔ یہی حکم نسخ اور تحریر کا ہے۔ جبکہ تساقظ دلیلیں سے دونوں دلیلوں کا ترک لازم آتا ہے۔

تیسرا دلیل:

اللہ تعالیٰ جو شارع اور حکیم ہے اس نے ادله شرعیہ کو اس لیے بنایا ہے تاکہ ان سے احکام کو منتبط کیا جاسکے۔ لہذا اس حوالے سے اصل چیز استباط ہے نہ کہ اعمال۔ یعنی دلائل کو عمل میں لا یا جائے نہ کہ ان کو مہمل چھوڑ دیا جائے اور یہ جمع و تطیق کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے، نہ کہ ترجیح، نسخ، تغیر اور تساقظ کے ذریعے⁴⁴۔

محمد شین کے دلائل کا جائزہ:

محمد شین کے نزدیک بھی جمع و تطیق کو ترجیح پر مقدم کیا جائے گا، ان کے دلائل بھی وہی ہیں جن سے جمہور علماء نے استدلال کیا ہے، لہذا جمہور علماء کے مذهب اور محمد شین کے مذهب کے درمیان کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے سوائے اس کے کہ محمد شین کہتے ہیں کہ اگر دلائل کو جمع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر تاریخ میں غور و فکر کیا جائے گا اور متأخر کی وجہ سے متفقدم منسخ ہو جائے گی۔ لہذا جمہور علماء کے بر عکس محمد شین منسخ کو ترجیح پر مقدم کرتے ہیں۔⁴⁵ راجح ترین قول مذکورہ تینوں مذاہب کے دلائل کا موازنہ اور ان کا تدقیدی جائزہ لینے کے بعد جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ راجح ترین مذهب، علماء حفییہ کا مذهب ہے، جس میں نسخ کو ترجیح پر مقدم کیا گیا ہے اور ترجیح کو جمع پر پھر جمع لو سقوط پر۔

اگرچہ تینوں مذاہب کے علماء نے اپنے اپنے موقف کی تائید میں قوی دلائل ذکر کیے ہیں اور وہ اپنے موقف میں برق ہیں۔ ان تمام دلائل کے باوجود راجح قول یہی ہے کہ نسخ کو ہی مقدم ہونا چاہیے کیوں کہ نسخ شارع کا عمل ہے، اور شارع کی جانب سے نص کے ذریعے ہی نسخ کا پتا چلتا ہے کہ یہ حکم فلاں حکم کے لیے ناخ ہے۔ یا کوئی ایسی ظاہری دلالت پائی جاتی ہے جو شارع کی نص کے قائم مقام ہوتی ہے۔ ورنہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے شرعی نصوص میں نسخ کی بات کر سکے۔ جبکہ ترجیح دینا اور جمع کرنا یہ مجتہد کا عمل ہے۔

لماذ اشارع کے عمل کو مجتہد کے عمل پر فوکیت حاصل ہوگی۔ اور عقل بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ نخ کو ہی مقدم ہونا چاہیے۔ کیوں کہ اگر ایک دلیل جس کو شارع نے منسوخ کر دیا ہے اس کو دوسرا دلیل کے ساتھ جمع کر کے دونوں پر عمل کیا جائے تو اس طرح سے منسوخ دلیل پر بھی عمل ہو جائے گا جو کہ درست نہیں ہے۔ نخ کے بعد ترجیح کا درج آتا ہے اسی طرح ترجیح کو بھی جمع و تطیق پر مقدم ہونا چاہیے۔ اگرچہ جمع کرنے سے دونوں دلیلوں پر عمل ہو جاتا ہے اور ترجیح سے صرف ایک دلیل پر ہی عمل ہو سکتا ہے، لیکن اگر ایک دلیل میں ترجیح کی وجہات میں سے کوئی وجہ یافضیلت پائی جاتی ہو اور وہ راجح ہوتی ہو اور دوسرا دلیل مر جو ہوتی ہو تو ترجیح کے عمل سے پہلے ہی محسن جمع و تطیق کے ذریعے مر جو ہر عمل نہیں کیا جاسکتا ہے؟ لہذا پہلے راجح کو مر جو ہر مقدم کرنا ہی محتوق ہے۔ ہاں اگر ترجیح نہ دی جاسکتی ہو تو پھر دونوں دلیلوں کو جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

Shawāfūr اور مُتَكَلِّمِين کا طریقہ کار: دو متعارض احادیث و روایات کی صورت میں فقہاء اور شوافع اور مُتَكَلِّمِين ان اصولوں کو متندرجہ ذیل ترتیب سے استعمال کرتے ہیں۔

- 1 جمع
 - 2 ترجیح
 - 3 نخ
- 46 توقف۔

جمهور علماء کے دلائل کا جائزہ:

مذکورہ بالا دلائل میں سے کچھ دلائل ایسے ہیں جن پر اعتراضات اور تنقید کی جاسکتی ہے، بلکہ ان کو باطل اور رد بھی کیا جاسکتا ہے۔ اب ان دلائل کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے اول دوسری دلیل کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ بات مسلم ہی نہیں کہ اولہ شرعیہ کا نقش سے پاک اور منزہ ہونا صرف جمع و تطیق پر ہی مخصوص ہے۔ اسی طرح یہ بھی قابل تسلیم نہیں کہ ترجیح سے نقش پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ صحابہ کرام نے التقاضے اختنان سے غسل کے فرض ہو جانے کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی روایت کو حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت پر ترجیح دی ہے۔ اسی طرح نخ سے بھی کوئی نقش پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ نخ تو قرآن کریم میں بھی موجود ہیں۔ اسی طرح تحریر بھی نقش کا باطن نہیں بن سکتی کیوں کہ واجب تحریر (یعنی وہ احکام جن میں اختیار دیا گیا ہے) بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ (یعنی دوم تیسرا دلیل کا یہ جواب ہے کہ اگر ان علماء کی مراد یہ ہے کہ دونوں دلیلوں کو عال بنا نا ترجیح دینے سے افضل ہے مستقیم کی موجودگی میں، تو یہ بات غیر مسلم ہے۔ اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ اعمال افضل ہے ترجیح سے میلان کی عدم موجودگی کے وقت تو یہ بات قابل تسلیم ہے۔ لیکن اس بات سے تو انہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا کیوں کہ یہ بات محل نزاع ہی نہیں ہے۔

حنفیہ کے دلائل:

فقہاء حنفیہ اس بارے میں زیادہ زور دیتے ہیں کہ ترجیح کو جمع و تطیق پر مقدم کیا جائے گا۔ ان کے دلائل میں سے اہم دلائل یہ ہیں۔

پہلی دلیل:

تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ تعارض کے وقت راجح کو مر جو ہر مقدم کیا جائے گا۔ مر جو ہر راجح پر ترجیح دینا یا مر جو اور راجح دونوں کو مساوی رکھنا ممتنع ہے۔

دوسری دلیل:

اس بات پر اجماع کے منعقد ہونے کا کسی ایک نے بھی ذکر نہیں کیا کہ جمع و تطیق کو ترجیح پر مقدم کیا جائے گا⁴⁷۔

تیری دلیل:

صحابہ کرام کو جب وحدیثوں کے درمیان اشکال پیدا ہوتا تو وہ ترجیح کی جانب ہی رجوع کیا کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے "التفاء الختان" کے وقت خسل کے واجب ہو جانے کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث "إذا التقى الختانان فقد وجوب الخسل" ۔ کو حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث "إنما الماء من الماء" ۴۹ پر ترجیح دی ہے۔

احتفاف کے دلائل کا تحقیقی جائزہ:

جمہور علماء کی جانب سے پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ رانچ اور مر جو ح دلائل میں غور و فکرتب کیا جاتا ہے جب جمع و تطیق ممکن نہ ہو، کیوں کہ تعارض کو رفع کرنے کے لیے ترجیح دینے سے دونوں دلائل میں سے ایک دلیل پر عمل ساقط ہو جاتا ہے۔ جبکہ جمع و تطیق کے بعد یا تو دلائل ایک دوسرے کے موافق ہو جاتے ہیں جس سے دونوں پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ لہذا ترجیح کی بالکل ضرورت نہیں رہتی۔ دوسری دلیل کے بارے میں اس طرح جواب دینا ممکن ہے کہ اگر اس اجتماع سے ان کی مراد امت کا اجتماع ہے تو اس کا منعقد ہونا ممکن ہے اور اگر ان کی مراد علمائے حنفیہ کا اجماع ہے تو وہ غیر حنفیہ کے لیے جدت نہیں بن سکتا اور نہ ہی ان پر لا گو کیا جاسکتا ہے۔ جمہور علماء کی جانب سے تیری دلیل پر بھی تقدیم کی گئی ہے کہ جس دلیل سے احتلاف نے استدلال کیا ہے بے شک وہ ترجیح پر عمل کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے اور یہ بات مسلم بھی ہے، کیوں کہ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہ محل نزارع بھی نہیں ہے۔ بلکہ احتلاف اور نزارع اس بات میں ہو رہا ہے کہ جمع کو ترجیح پر مقدم کیا جائے یا ترجیح کو جمع پر؟ جبکہ یہ دلیل ان کے اس مدعای کو ثابت نہیں کر رہی۔ لہذا جب جمع کرنا مشکل ہو تو ترجیح کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ دونوں حدیثوں کو جمع کرنا ممکن نہیں ہے۔

خلاصہ بحث:

رفع تعارض میں مذاہب ثلاثہ کے اصول اور منابع ذکر کرنے اور ان کے دلائل کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل چند امور واضح ہوتے ہیں۔

1- رفع تعارض میں حنفیہ کا پہلا اصول نجح کو باقی تمام اصولوں پر مقدم کرتے ہیں۔ جبکہ جمہور علماء اور محدثین جمع کو مقدم کرتے ہیں۔ کیوں کہ ان کے نزدیک دونوں دلیلوں پر عمل کرنا، کسی ایک دلیل پر عمل کرنے اور دوسری کو ترک کر دینے سے بہتر ہے۔

2- نجح کو ترجیح پر مقدم کرنے میں احتلاف کے مذہب اور محدثین کے مذہب کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ جبکہ جمہور علماء ترجیح کو نجح پر مقدم کرتے ہیں۔

3- نجح اور ترجیح دونوں میں صرف ایک دلیل پر ہی عمل ہوتا ہے دوسری دلیل پر نہیں۔ کیوں کہ نجح کی صورت میں ناج پر عمل کیا جاتا ہے اور منوج کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ اور ترجیح کی صورت میں رانچ پر عمل کیا جاتا ہے اور مر جو ح کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ مگر نجح ایک ایسا عمل ہے جو شارع اور حکیم ذات سے صادر ہوتا ہے۔ جبکہ ترجیح دینا مجتہد کا عمل ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ شارع کے عمل کو مقدم کرنا واجب ہے۔ کیوں کہ شارع کا عمل مجتہد کے عمل سے اولی ہوتا ہے۔ لہذا نجح کو ترجیح پر مقدم کرنا ہی بہتر ہے۔

4- جب نجح شارع کی جانب سے نص کے ذریعے ثابت ہو جائے تو بلاشبہ اس کو باقی تمام اصولوں پر مقدم کیا جائے گا۔ جمہور علماء جب جمع کو نجح پر مقدم کرتے ہیں تو اس وقت نجح سے ان کی مراد وہ نجح ہوتا ہے جو احتمال طریقے سے ثابت ہو یا تاریخ سے ثابت ہو، نہ کہ جو نص سے ثابت ہو۔

5- جب بالترتیب نجح، ترجیح اور جمع میں سے کوئی عمل ممکن نہ رہے تو پھر توقف اور سقوط کا حکم لگایا جائے گا۔

- 6- پہلی دونوں دلیلین ساقط ہو جائیں گی اور تیسرا دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا جو پہلی دونوں دلیلوں سے کم درجہ کی ہو اور اسی پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی اگر دو آیات متعارض آجائیں تو دونوں ساقط ہو جائیں گی اور سنت پر عمل کیا جائے گا۔
- 7- اگر دو سنن متعارض آجائیں تو پھر قیاس یا قول صحابی پر عمل کیا جائے گا۔ اور اگر دو قیاس متعارض آجائیں تو پھر وہ ساقط نہیں ہوں گے بلکہ جہوڑ علامہ کے نزدیک مجتہد کو اختیار ہو گا کہ وہ بغیر تحری کیے کسی بھی ایک قیاس پر عمل کر لے۔
- 8- احناف کے نزدیک مجتہد پہلے تحری کرے گا اور پھر کسی ایک قیاس کو اختیار کرے گا۔ اگر آیات کے درمیان رفع و اسناد متعارض ہو لیکن کوئی ادنیٰ دلیل نہ ملے یا متعارض ہو تو پھر برآت اصلیہ کا حکم لگایا جائے گا اور اصل پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی ان دلائل کے وار و ہونے سے پہلے اس چیز کا جو حکم تھا اسی پر عمل کیا جائے گا۔
- 9- دونوں گروہوں کے اصولوں کی ترتیب کا جائزہ لینے سے یہ بات روز و شن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ فقهاء احناف اور اصولیین دو متعارض احادیث و روایات میں سب سے پہلے نجاشی ملاش کرتے ہیں ناسخ منسوخ کا علم نہ ہونے کی صورت میں ترجیح کے قائل ہیں، ترجیح صورت نہ واضح ہونے کی صورت میں جمع کے قائل ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی صورت حال نہ ہو تو توقف کے قائل ہیں، احناف کا مشہور قاعده ہے اذَا تعارضَا تساقطاً۔ شوافع اور متکلمین محدثین و اصولیین اور فقهاء سب سے پہلے جمع کے قائل ہیں اگر تقطیق کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو پھر ترجیح کی صورت اختیار کرتے ہیں اس کے بعد نجاشی ملاش ہیں اور سب سے آخر میں توقف و تساقطاً سے کام لیتے ہیں۔

حوالی و حوالہ جات

¹ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری (الریاض: دارالسلام، سن) 412/5

Ahmad bin Ali bin Hajar al-Asqalani, Fath al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari (al-Riyadh: Dar al-Salaam, N.S.) 412/5.

³ علی بن احمد بن حزم الاندلسی، الأحكام من اصول الأحكام، (القاهرة: دار الحديث، 1404ھ)، 2/22۔

Ali Ibn Ahmad Ibn Hazm Al-Andalusī, Al-Ahkām Min Usul Al-Ahkām (Cairo: Dar al-Hadīth, 1404 AH), 2/22.

⁴ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، نزحة النظر فی توضیح نجۃ الفکر (الریاض: مطبعة سفیر 1422ھ)، ص 5۔

Ahmad bin Ali bin Hajar al-Asqalani, Nizhta al-Nazar andeeksplikácia pal-ielita e gindipnaski (Mutaba Safir Riyad 1422 AH) p. 5

⁵ محمد بن علی بن محمد شوکانی، ارشاد الفحول إلی تحقیق الحق من علم الأصول، (دارالكتاب العربي 1419ھ)، 276۔

Muhammad bin Ali bin Muhammad Shoukani, "Irshad al-Fawholte kerel pes investigacia e al-Haq-eskikatar e žanglimaskežanglimata" (Dar al-Kitab al-Arabi 1419 AH) p. 276.

⁶ ابو حامد محمد بن محمد غزالی، استفی فی علم الأصول (بیروت: موسیة الرساله، 1997ء)، 1/160

Abu Hamid Muhammad bin Muhammad al-Ghazali, Imam, "Al-Mustafafi fi 'Ilm al-Usool" (Mass. Al-Rasalah, Beirut, 1997)

⁷ شیرازی، ابو سحاق ابراصیم بن علی الشیرازی، ملجم فی اصول الفقیه، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، سن) ص 40

Shirazi, Abu Ishaq Ibrahim ibn Ali al-Shirazi, "Al-Luma fi Asul al-Fiqh" (Dar al-Kitab al-Alamiyyah, Beirut 1405AH) 2/391(

⁸ علی بن احمد بن حزم الاندلسی، الأحكام من اصول الأحكام، (القاهرة: دار الحديث، 1404ھ)، 2/22۔

Ibn Hazm, Ali Ibn Ahmad Ibn Hazm Al-Andalusi, Al-Ahkam Min Usul Al-Ahkam Laban Hazm (Dar al-Hadith, Cairo, 1404 AH) p.2\22.

⁹ محمد بن علي بن محمد شوكاني، در شادافخوی رای تحقیق الحق من علم الأصول، (دارالكتاب العربي 1419)، ص 276.

Muhammad bin Ali bin Muhammad Shoukani, "Irshad al-Fawholte kerel pes investigacia e al-Haq-eskikatar e žanglimaskežanglimata" (Dar al-Kitab al-Arabi 1419 AH) p. 276.

¹⁰ ناصر الدين ابو سعيد عبد الله بن عمر بیضاوی، مسحاج اوصول للبیضاوی (بیروت: دارالفکر، سان) ص 69.

Nasir al-Din Abu Saeed Abdulla bin Umar Beydawi, Minhaj al-Araqivás o Beydawi (Dar al-Fikr, Beirut) p. 69.

¹¹ شمس الدین محمد بن احمد المحتلي، شرح جمع الجواجم، لابن الصکی (دارالكتاب العربي 1404)، 2\360.

Shams al-Din Muhammad bin Ahmad al-Muhalla "Sharh Jum al-Jawa'a by Ibn al-Sabki" (Dar al-Kitab al-Arabi 1404 AH) 2/360.

¹² حفتاوی، محمد ابراهیم محمد، التعارض والترجح عند الأصوليين، (بیروت: دارالوقا، 1987)، 64-65.

Hafnawi Muhammad Ibrahim Muhammad "Konfliktothaj Tarjihthaj Fundamentalistura" (Dar al-Wafa, Beirut, 1987) 64-65.

¹³ علي بن عبد الكافي "شرح إسلام الصکی" لا جام فی شرح المخاج، (بیروت: دارالفکر العلمی، 1404ھ) 3\142-143.

Ali bin Abd al-Kafi ishaykh Al-Islam al-Sabki "Al-Ibahaj fi Sharh al-Manhaj" (Dar al-Fikr al-Alamiyyah, Beirut 1404 AH) 3\142-143.

¹⁴ مسلم ابو الحسن، مسلم بن الحاج القشیری، الصحيح المسلم، باب الاستطابة، (الریاض: دارالسلام، سان) 1\259.

Muslim, Abu al-Husayn, Muslim ibn al-Hajjaj al-Qashiri, "Al-Saheeh al-Muslim, Bab al-Istatab" (Dar al-Salaam, Riyadh) 1/259

¹⁵ ایضلا 261، رقم المحدث 634.

Vi 1 \261 Hadith 634.

¹⁶ الانعام 6-145.

Al-An'am 6-145.

¹⁷ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم البخاری، صحیح بخاری، باب اکل کل ذی ناب من السابع، (الریاض: دارالسلام سان)، حدیث 5530.

Muhammad bin Ismail bin Ibrahim Al-Bukhari "Sahih Bukhari" Kapitolo Akl-i-Kul Dhi Nab Min Al-Sabaa (Dar al-Salam al-Riyadh) Hadith 5530.

¹⁸ علي بن احمد بن حزم الاندیسي، الأحكام من اصول الاحكام (القاهرة: دارالخطب، 1404ھ)، 2\22.

Ibn Hazm, Ali Ibn Ahmad Ibn Hazm Al-Andalusi "Al-Ahkam Min Usul Al-Ahkam" katar o Ibn Hazm (Dar al-Hadith, Cairo, 1404 AH) p. 2\22.

¹⁹ شہاب الدین احمد بن ادریس القرافی، شرح تصحیح الفضول، (بیروت: دارالكتاب العلمی، 12\3)، ابو عبد اللہ بن احمد، تفسیر القرطبی (القاهرة: دارالكتاب المصریہ سان)، 7\115.

Shahab al-Din Ahmad bin Idris al-Qarafi, "Sharh Tanqih al-Fusul" (Dar al-Kitab al-Ulamia, Beirut) 2\312. Abu Abdullah ibn Ahmad, Tafsir al-Qurtubi (Dar al-Kutub al-Masriyyah, Cairo) 7/115

²⁰ محمد بن نظام الدین محمد السحلawi، فوایح الرحموت بشرح مسلم الشبوت، (بیروت: دارالكتاب العلمی، 1423ھ)، 2\195.

Muhammad bin Nizam al-Din Muhammad al-Sahlawi, Fuatah al-Muht anokomentari e Muslim al-Thawbut (Dar al-Kutub al-Alamiyyah, Beirut, 1423 AH) p. 2/195 .

²¹ ابن ماجہ، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القرزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب الطهارة، باب ما جاء في وجوب الغسل، (بیروت: دار إحياء الکتب العربية، 1372ھ، ص 277) حديث 6088/1.

Ibn Majah, Hafiz Abu Abd Allah Muhammad bin Yazid Al-Qazwini "Sunan Ibn Majah" Kitab al-Tahara, Kapitolo Maja' ando Wajub al-Ghusl (Dar IhyaKitub al-Arabiyyah, Beirut, 1372 AH) 1/383, Hadith 6088.

²² محمد بن سلمان الحجاج التشیری، الجامع الصحیح، باب نفع الماء من الماء و وجوب الغسل بالبقاء الختنین (الریاض: دار السلام س ۱/۱۸۶، حدیث 809).

Muhammad bin Muslim al-Hajjaj al-Qashiri, al-Jama'i al-Sahih, kotor pal-o phandipe e pajesqokatar o panithajioibligacia e abluciaqi e taqa al-khatanin (Dar al-Salam al-Riyadh) 1/186, hadith 809.

²³ شاہ ولی اللہ محمد دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، (دارالکتبالعربي س ۱/۱۴۸).

Shah Waliullah Muhaddith Dehlavi, Hajatullah al-Balaga (Dar al-Kitab al-Arabi) p. 148

²⁴ مسلم الشیوٰت، شرح صحیح مسلم، ۲/۱۵۲\۱۷۳ تلویح علی التوضیح، ۲/۱۰۳.

Muslimanskodokazi 2/152 Al-Talweeh Ali Al-Tawzeeh 2/103

²⁵ فوایر رحموت، شرح مسلم الشیوٰت ۲/۱۹۳۔ ابن حمam محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود السیواسی، کمال الدین انتقیری و التحریر۔ (دارالکتبالعربي س ۱/۳).

Fatah al-Muth, Sharh Muslim al-Thawbut 2/193. Ibn Hammam Muhammad bin Abdul Wahid bin Abdul Hamid bin Masoud al-Siwasí, Kamal al-Din al-Taqriru al-Tahbeer. (Dar al-Kitab al-Arabi) 3/3

²⁶ صدر الشیریعہ، عبد اللہ بن مسعود البخاری، التوضیح لمسن انتقیری، (بیروت: دارالکتبالعلیی س ۱/۱۰۴).

Sadr al-Sharia, Ubaidullah bin Masoud al-Bukhari, eksplikácia pal-o tèksto e reviziaqo, (Dar al-Kitab al-Ulamia, Beirut) 2/104

²⁷ ابن حمam محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود السیواسی، کمال الدین، انتقیری و التحریر ۲/۴۷۶.

Ibn Hammam Muhammad bin Abdul Wahid bin Abdul Hameed bin Masoud al-Siwasí, Kamal al-Din al-Tahreatwal-Tahbeer 2/476.

²⁸ مسلم الشیوٰت، شرح صحیح مسلم (بیروت: دارالکتبالعلیی، ۱۴۲۳ھ، ۲/۱۹۵).

Muslim al-Thawbut (Dar al-Kutub al-Alamiyyah, Beirut, 1423 AH) 2/195

²⁹ الرحمن ۳۹-۵۵

Rahman 55-39

³⁰ هجری ۱۵-۹۲

Hajar 15-92

³¹ ابن ماجہ، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القرزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ (بیروت: دار إحياء الکتب العربية، 1372ھ، ص 277) حديث 2675.

Ibn Majah, Hafiz Abu Abd Allah Muhammad ibn Yazid Al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Kitab Iqamah al-Salaat (Dar IhyaKitub al-Arabiyyah, Beirut, 1372 AH) 1/277, Hadith 850

³² أبو داؤد سليمان بن الأشعث السجستاني، السنن لأبي داؤد، باب من يركع ركعتين، ص 176، من طريق حماد بن سلمة والناسی، السنن النسائی، باب القول في السجود في صلاة الکسوف (الریاض: دار السلام س ۱/۲۲۲).

Abu Dawood Sulaiman bin Al-Asha'th al-Sajistani, Sunan Labi Dawood, Kapitolo Min Yerka rakatin, p. 176, prekal o Hamad bin Salama thaj o Al-Nasa'i, Sunan al-Nasa'i, Kapitolo pal-o Phenipen e Sujudosqoanθ-o Salat al-Kusuf (Dar al-Salam al-Riyadh) p. 222

³³ محمد بن اساعل الخاری، صحیح البخاری، باب صلاة الکسوف فی المسجد، (القاهرۃ: دار الشعب، 1407ھ/2/47) حدیث 1055.

Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Chapter Salat Al-Kusuf in Al-Masjid (Dar al-Shaab, Al-Qaira, 1407 AH 2/47) Hadith 1055

³⁴ محمد بن اساعل الخاری، صحیح البخاری، کتاب صفة الصلاة، باب رفع الیدين لاذکرین برازکبر و راز رفع (الریاض: دار السلام)، 1/258 حدیث 703، مسلم، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدين حذوا لذکرین مع تکمیرۃ الاحرام، 1/293 حدیث 391.

Al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Saf al-Salaat, Kapitulo Rifa al-Din al-Kibrthaj al-Riyadh, 1/258 Hadith 703 thaj Muslim, Sahih Muslim, Kitab al-Salaat, Kapitulo Istihbab Rifa al-Din al-Munkabain Takrambain e Hadith al-I 391

³⁵ ابو داؤد، سنن ابی داؤد، باب من لم یذكر الرفع عند الرکوع، 1/273 حدیث 1/750، و بقی، ابو بکر احمد بن الحسین، سنن الکبری، کتاب الصلاة، باب من لم یذكر الرفع عند الافتتاح 2/79.

Abu Dawood, Sunan Abi Dawood, kotor e manušekosavonavakergja o vazdipe ko vakti taro kovlipe, 1/273 hadisi 1/750 thaj Bahaqi, Abu Bakr Ahmad bin Al-Husain, Sunan al-Kubra, Kitab Salah, kotor e manušekokovanavakergja o vazdipenuma ko putaripe 2/27 .

³⁶ ابو داؤد، سنن ابی داؤد، باب من لم یذكر الرفع عند الرکوع، ص 1/272 حدیث 748 / ترمذی، جامع ترمذی، کتاب الصلاة باب آن النبی ﷺ، و علمکم بی رفع الامرۃ (الریاض: دار السلام سان) 2/40 حدیث 257.

Abu Dawood, Sunan Abi Dawood, kotor pal-e kodola save naphende o vazdipen kana čiven pes, p. 1/272, Hadith 748 / At-Tirmidhi, Jamaat-Tirmidhi, Kitab al-Salat, kotorsavo o Proroko, te avel le Devleskerudimatahaj o pachape pe leste, navazdasnumajjekhvar (Dar al-Salam al-Riyadh) 2/40 Hadith 257

³⁷ سرخی، ابو بکر محمد بن احمد بن ابی سهل السرخی، اصول السرخی، حقیقتہ ابوالوفاء الانفانی (بیروت: دار المعرفة، 1372ھ/2/13).

Sarkhsí, Abu Bakr Muhammad bin Ahmad bin Abi Sahl al-Sarkhsí "Asul al-Sarkhsí", Haqqa Abu al-Wafa al-Afghani (Dar al-Marifah, Beirut) 1372 AH, p. 2/13.

³⁸ ترمذی ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن الترمذی، (بیروت: دارالاحیاءاتراث العربی)، حدیث 3127.

At-Tirmidhi Abu Isa Muhammad bin Isa, Sunan al-Tirmidhi, (Dar al-Hayya al-Tarath al-Arabi, Beirut,) Hadith 3127.

³⁹ امام مسلم، الجامع الصحیح، باب تحریم اکل لحم الانسیة، (الریاض: دار السلام سان) رقم الحدیث 5133.

⁴⁰ صدر الشیعہ عبید اللہ بن مسعود بن محمد بن احمد الحجوی، الامام، "شرح اسلوحت علی التوضیح" (بیروت: دارالفکر سان) 2/104-105.

Imam Muslim, Al-Jama'i Al-Sahih, Kapitulo pal-o ZabranoteXas Rat Lole Al-Ansiya, (Dar al-Salam al-Riyadh) Hadith No. 5133.

Sadr al-Sharia Ubaydullah bin Masoud bin Mahmud bin Ahmed al-Mahabubi, Imam, "Sharh al-Talwih pe eksplikácia" (Dar al-Fikr Beirut) 2/ 104 – 105.

39:55 ارجمن⁴¹

Rahman 39:55
391(۱۴۰۵ھ)

92:15 ارجمن⁴²

Al-Hijr 92:15

⁴³ اساعل بن عمر بن کثیر، ابن کثیر، القرشی الدمشقی، تفسیر القرآن العظیم، (الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، 1419ھ/7/1999ء).

Ismail bin Umar bin Kathir, Ibn Kathir, al-Qurashi al-Dumashqi "Tafsir al-Qur'an al-Azeem" (Dar al-Salaam vashdistribuciathajdistribuciaano Riyadh, 1419 AH 1999) 7474

⁴⁴ عبد اللطیف عبد اللہ عزیز البرزنجی، "التعارض والترجح میں الادلة الشرعية" (بیروت: دارالکتب العلمیہ

-691/1 (ھـ 1417)

Barzanji, Abd al-Latif Abd Allah Aziz al-Barzanji, "O KonfliktothajiSelekcjamaškar e Al-Islamikane Evidence" (Dar al-Kutub Al-Alamiya Beirut, 1417 AH) 1/691 .

⁴⁵ عبد اللطیف عبد اللہ عزیز البرزنجی، "التعارض والترجح میں الادلة الشرعية" (بیروت: دارالکتب العلمیہ

-184/1 (ھـ 1417)

Muhammad bin Muslim bin Hajjaj al-Qashiri, "Al-Jami'a al-Sahih" Kapitolo pal-o Zabrano e Pajesqokatar o Pani thajiObligàcia e Ghuslesqianθ-i Taqwa Al-Khatanin, 1/186, Hadith 809 Abd al-Latif Abd Allah Aziz al-Barzanji, "O KonfliktothajiSelekcjamaškar e Al-Islamikane Evidence" (Dar al-Kutub al-Alamiyyah Beirut, 1417 AH) 1/184

⁴⁶ اصول فقه للخلاف صفحه 276، اصول الفقه الاسلامي وادله "وھبہ الزھلی" دارالکتب العلمی 1184\2

Principuravaš e Jurisprudencavaš o Konflikto, rig 276, Usul al-Fiqh al-Islami thaj al-Wahbah al-Zahili, Dar al-Kitab al-Ilami) 2/1184

⁴⁷ سہالوی، محمد بن نظام الدین محمد السہالوی، فوتح الرحموت بشرح مسلم الثبوت، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1423ھ)، 2/195۔

Sahlawi, Muhammad bin Nizam al-Din Muhammad al-Sahlawi, Fatah al-Rhumotandokomentarokatar o Muslim al-Thawbut (Dar al-Kutub al-Alamiyyah, Beirut, 1423 AH) 2/195 .

⁴⁸ ابن ماجہ، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب الطهارة، باب ماجہ فی وجوب الغسل، (بیروت: دارالطباطبائی، 1372ھ)، 1/383، رقم الحدیث 608۔

Ibn Majah, Hafiz Abu Abd Allah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Tahara, Kapitolo Maja' andoWajub al-Ghusl, (Dar IhyayaKitub al-Arabiyyah, Beirut, 1372 AH) 1/383, Hadith numero 608.

⁴⁹ محمد بن مسلم بن حجاج القشیری "ابی جعفر الصحن" باب نفع الماء من الماء و وجوب الغسل بالتقاضى، 1/186، حدیث 809.